اداریہ

قارئین! سہ ماہی تاریخ ادب اردو کا اکتوبر تا دسمبر شمارہ آپ کے ٹیبل پر موجود ہے۔ گزشتہ شمارہ ہم نے زبیر الحسن غافل پر نکالا تھا جسے بہت پذیرائی ملی۔ اس شمارے میں مختلف مضامین شامل ہیں۔ ہم نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ وہ سارے مضامین نظر ثانی کے بعد شامل کر لیے جائیں جو ہمیں موصول ہوئے تھے۔ اگر کوئی مضمون شامل ہونے سے رہ گئے ہیں تو آئندہ شمارے میں جگہ دی جائے گی۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ نومبر کا مہینہ اردو ادب کے لیے بہت خاص ہے وہ اس لیے کہ اردو کے مایہ ناز شاعر جسے شاعر انقلاب کہا جاتا ہے یعنی علامہ اقبال اور خطیب عصر، مرد مجاہد اور ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کا یوم ولادت ہے۔ اسی طرح جنگ آزادی کے روح رواں شیر میسور ٹیپو سلطان کی بھی پیدائش اسی ماہ میں ہوئی تھی۔ اسی مہینے میں رومان اور انقلاب کے شاعر فیض احمد فیض کا یوم وفات بھی ہے۔

علامہ اقبال کی فلسفیانہ شاعری اور مولانا ابوالکلام آزاد کے مضامین اور تقاریر اردو ادب کے سرمائے ہیں۔ اسی طرح فیض احمد فیض کی شاعری ایک طرف محبت کی دعوت دیتی ہے تو دوسری طرف آزادی کے خواب کی تکمیل کی طرف لوگوں کی للکارتی بھی ہیں۔

اکیسویں صدی کا دو دہائی گزر چکے ہیں، تیسری دہائی میں ہم قدم رکھ چکے ہیں۔ پچھلے دو سال سے دنیا تھم سی گئی ہے۔ روزگار کے بڑے مسائل پیدا گئے ہیں۔ نوجوانوں کی ایک فوج کھڑی ہوگئی ہے جو بے روزگاری کی وجہ سے ذہنی مرض میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اردو زبان وادب سے تعلق رکھنے والے طالب علم زیادہ ذہنی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ انھیں روزگار کے بڑے مسائل ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آنے والا سال نوجوانوں کے لیے بہتر ہوگا۔ ملک میں خوشحالی آئے گی۔ کسانوں

کے مفاد میں بھی سرکار نے قانون کو واپس لے لیے ہیں۔ امید ہے کہ زراعت کے میدان میں بھی بہتری آئے گی۔ ہمارا ملک زراعت کی وجہ سے جانا جاتا تھا۔ ہندوستان دنیا کے دیگر ممالک کو غلہ فراہم کرتا تھا، اب بھی ایسے مواقع آئیں گے۔

ادب کے سلسلے میں گزشتہ دو تین سال بہتر رہا۔ کئی افسانے اور ناول منظر عام پر آئے۔ کئی انگریزی ناولوں کے اردو میں ترجمے ہوئے۔ سمیناروں کا سلسلہ بھی حسب معمول جاری رہا۔ البتہ مشاعروں کا انعقاد تھم سا گیا تھا۔ آن لائن مشاعرے ضرور ہوئے لیکن اس میں مشاعروں کی وہ رونق سامنے نہیں آئی جو روایتی مشاعروں کی تھی۔ اب حالات بہتر ہو رہے ہیں، ساری رکاوٹیں بھی ختم ہو رہی ہیں۔ ادب خوب پروان چڑھے گا۔ لکھنے والے خوب لکھیں گے، شاعری کرنے والے اپنے تجربات کو شاعری میں ڈھالیں گے۔ افسانے خوب لکھے جائیں گے۔ ناولوں میں نئے نئے تجربے کیے جائیں گے۔ اردو پڑھنے اور لکھنے کا انداز بدلے گا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اردو کو عالمی ادب کے زمرے میں رکھا جانے لگے گا۔

قارئین! آپ کا رسالہ دن بہ دن بہتری کی طرف جارہا ہے۔ یو جی سی نے آپ کے رسالے کو کیئر لسٹیڈ زمرے میں شامل بھی کرلیا ہے یہ ہمارے اور آپ کے لیے خوش آئند بات ہے۔ یہ سب ہماری اور آپ کی اردو سے بے لوث محبت کی وجہ سے ممکن ہوسکا۔ ہمارے سرپرست پروفیسر ارتضی کریم اور اڈیٹوریل ٹیم کے خاص ممبر ڈاکٹر راکیش کمار پانڈے نے رسالے کو یو جی سی کیئر لسٹ میں شامل کرنے میں بہت مدد کی۔ پروفیسر ارتضی کریم کی رہنمائی میں ہمارا رسالہ صف اول میں شمار ہونے لگا ہے۔ ان کی اردو زبان و ادب سے والہانہ محبت کی وجہ سے رسالے کی زبان میں نکھار آرہا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے قارئین پروفیسر ارتضی کریم کی رہنمائی میں نکلنے والے اس رسالے سے مستفید ہوں گے اور اپنے ادبی ذوق کی تکمیل کریں گے۔ قارئین اردو ادب سے مزید دلچسپی لیتے ہوئے افسانے، کہانی، شاعری اور سفرنامے وغیرہ میں طبع آزمائی کریں گے اور رسالے میں اپنی تخلیقات شائع کرنے کی کوشش کریں گے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ وہ ہمیں قیمتی مشوروں سے نوازیں۔

مدیر